احوال و کوائف دار العلوم

(ناظم دفتر اہتمام)

مجلس شوریٰ کا جلسہ دار العلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس ۱۲ر ستمبر کو مولانا میاں مسرت شاہ صاحب کاکاخیل کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں دور دراز سے دار العلوم کے ارکان شوریٰ نے بھاری تعداد میں شمولیت کی اجلاس کا آغاز ممتاز قراء کی تلاوت سے ہوا جس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد الحق مہتمم و بانی دار العلوم نے سال گذشتہ کے حسابات آمد و خرچ اور منظور شدہ میزانیہ کے تفاوت نیز دار العلوم کے تمام تعلیمی اور انتظامی شعبوں کی کارگذاری پر مفصل روشنی ڈالی، انہوں نے فرمایا کہ مجلس شوریٰ نے سال ۱۳۸۸ھ کیلئے ایک لاکھ نوے ہزار تین سو پچانوے کی منظوری دی تھی مگر بعض منصوبے زیر عمل نہ آسکنے کی وجہ سے پچھلے سال ۱۳۸۸ھ دار العلوم کے مختلف شعبوں پر ایک لاکھ ستاون ہزار چھہتر روپے پچاس پیسے خرچ ہوئے اور آمدنی ایک لاکھ نوے ہزار پانچسو ستاسٹھ روپے اکیاسی پیسے ہوئی سال رواں ۱۳۸۹ھ کے لئے آپ نے ۲ لاکھ ۵ ہزار ایک سو پچیس روپے کا میزانیہ پیش کیا جس میں ۳۰ر ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ کو موجودہ فنڈ کی رو سے اگرچہ میزانیہ میں ساٹھ ہزار چھ سو اکہتر روپے ترانوے پیسے کا خسارہ ہے، مگر مجلس شوریٰ نے حسب سابق خداوند کریم کے فضل و کرم اور متوقع آمدنی کے پیش نظر بجٹ کی منظوری دیدی حضرت شیخ الحدیث نے آئندہ عزائم اور ضروریات کے ضمن میں دار العلوم کے نصاب اور نظام تعلیم مختلف تعمیراتی ضروریات ایک دار التربیت کے قیام ماہنامہ الحق کے ترقیاتی پروگرام شعبہ قرات و حفظ اور دار الصنائع کے قیام وغیرہ پر روشنی ڈالی جس کی تکمیل کیلئے خطیر اخراجات مہیا کرنے کے لئے ملک و ملت کے درد مند حضرات کو توجہ دلائی گئی، بجٹ پر بحث میں اکثر ارکان نے آزادانہ حصہ لیا۔ مولانا مسرت شاہ کاکاخیل، الحاج شیر افضل خان آف بدرشی، سید تاج میر شاہ صاحب چیمبر آف کامرس پشاور، جناب الحاج مکاتی صاحب نوشہرہ، جناب عبد الخالق صاحب خلیق پشاور، قاری محمد امین صاحب راولپنڈی، اور دیگر حضرات نے دار العلوم کی شبانہ روز ترقی پر نہایت اطمینان کا اظہار کیا۔ چیمبر آف کامرس کے صدر جناب سید تاج میر شاہ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا دار العلوم کی تفصیلی کارگذاری دیکھ کر میں محو حیرت ہوں اور وعدۂ خداوندی کا ظہور دیکھ کر مجھے یقین ہو رہا ہے کہ دین کی حفاظت بوریہ نشینوں ہی سے ہو سکتی ہے۔ مادی علوم و فنون اور اقتصادیات کے ماہرین سے نہیں۔ مجھے آج اس اجلاس میں ایک روحانی مسرت ہو رہی ہے،

جو زندگی بھر نصیب نہیں ہوئی، انہوں نے ملک کے تمام اہلِ خیر کو توجہ دلائی کہ وہ دارالعلوم کے تمام منصوبوں میں بھرپور حصہ لیں اور اس کارخانۂ علومِ نبویہ کو زیادہ سے زیادہ خدمات کا موقع عطا فرمادیں۔

اجلاس میں شرکت کرنے والے حضرات میں سے چند کے نام یہ ہیں:

الحاج مولانا مسرت شاہ کاکاخیل، جناب میاں اکرم شاہ کاکاخیل، میاں مراد گل صاحب کاکاخیل، قاری محمد امین صاحب، قاری سعید الرحمان صاحب خطیب راولپنڈی، مولانا قاضی عبدالسلام صاحب، حکیم جمال الدین صاحب، کرنل عثمان شاہ صاحب نوشہرہ صدر، جناب خان شیر افضل خان آف بدرشی، جناب سید تاج میر شاہ صاحب پشاور، جناب عبدالغفار سکاتی صاحب امان گڑھ، جناب عبدالخالق صاحب خلیق، جناب مولانا محمد یوسف قریشی پشاور، مولانا عبدالحنان صاحب جہانگیرہ، حاجی عبدالجبار صاحب، ڈاکٹر صاحب شاہ صاحب، مولانا مجاہد خان، حضرت جمال صاحب، جناب مستقر صاحب، مولانا شاہ سید صاحب اور مقامی مجلس منتظمہ۔

۲ بجے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کے کلمات تشکر و دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

علماء مشرقی پاکستان کی آمد ۳۰ ستمبر کو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے ملاقات اور حالاتِ حاضرہ پر تبادلۂ خیالات اور دارالعلوم دیکھنے کے لئے مشرقی پاکستان جمعیۃ العلماء اسلام سے تعلق رکھنے والے حضرات علماء کی ایک جماعت دارالعلوم تشریف لائی جس میں مولانا پیر محسن الدین احمد صاحب دنگیور، امیر جمعیۃ العلماء اسلام مولانا ابوالحسن صاحب جیسری نائب صدر۔ مولانا محی الدین خان ایڈیٹر مدینہ و نیا زمانہ ڈھاکہ، مولانا ذاکر احمد صاحب خطیب شاہی مسجد چاٹگام، مولانا شوکت علی صاحب کھلنا۔ مولانا عبدالجبار صاحب ناظم جمعیۃ ڈھاکہ شامل تھے۔ دارالعلوم کا معائنہ فرما کر آپ سب حضرات نے نہایت مسرت اور خوشی کا اظہار کیا۔ عصر سے قبل دارالعلوم کے دارالحدیث میں طلبہ سے علم کی اہمیت اور فضیلت پر مختصراً کئی حضرات نے روشنی ڈالی۔ جناب پیر محسن الدین صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ علم وہ ہے جو اللہ کے ہاں محبوب ہے جو اللہ کو پہچاننے اور اخلاق سنوارنے کا ذریعہ ہو۔ اور وہ علم جسکو آج کی دنیا سیکھ رہی ہے اس سے انسان کو انسان بننے کا راستہ بھی نہیں ملتا۔ یہاں کے علم نبوت سے آپ کو اخلاق کی تربیت خلق خدا کی اصلاح اور رسولِ کریم کے اتباع جیسی دولت میسر ہوگی، یہ وہ علم ہے جس کے اللہ کے ہاں بہت بلند درجات ہیں۔ آپ نے فرمایا یہاں حاضر ہو کر دل کو تسکین حاصل ہوئی۔ نظم و نسق کے علاوہ روحانی قدر و قیمت بھی یہاں موجود ہے۔ مولانا ابوالحسن صاحب